الحمدللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق وسید المرسلین ہونے
کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ
بے مثل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمی بنام تاریخی

تجلی الیقین
بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے اہلسنت مجدد مأتہ
حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

ناشر:

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

سلسلہ نمبر ۶،۵

صفحات تجلی الیقین ———————— ۱۱۲

صفحات تمہید ایمان ———————— ۴۴

کل صفحات ———————— ۱۵۶

کتابت ———————— صابر لائلپوری

مطبع ———————— دین محمدی پریس لاہور

ناشر ———————— مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

تعداد ———————— ایک ہزار

طباعت ———————— سنہ ۱۳۸۹ھ

قیمت قسم اول مجلد ۴/۰۰ روپے

قیمت قسم اول غیر مجلد ۳/۲۵ روپے

قیمت قسم دوم غیر مجلد ۲/۷۵ روپے

فون :- ۴۰۵۶

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

بغدادی مسجد

مسلمانو مسلمانو اے مصطفیٰ پیارے کے نام پر قربان جاؤ

صلی اللہ علیہ وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم

اسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

تمہید ایمان بآیات قرآن

سنہ ۱۳۲۶

کو ملاحظہ کرو

جسمیں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ معنی ہیں پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ مسلمان کا ایمان ترقی و نور پاتا ہے۔ ایک نظر تو دیکھ لو

— تصنیف لطیف —

صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہلسنت ناصر دین و ملت قامع بدعت اعلحضرت مرشدنا و ہادینا مولانا مولوی مفتی حاجی محمد احمد رضا خانصاحب

قادری برکاتی ادام اللہ فیوضہم

ناشر :- مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

مطبوعہ :- دین محمدی پریس لاہور

فی المواقف لا یکفر اھل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال
المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اھل القبلۃ بذنب لیس مجرد
التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام
غلط فی الوحی فان اللہ تعالی ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالی عنہ وبعضھم قالوا انہ الہ وان صلوا
الی القبلۃ لیسوا بمومنین وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل
قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاویگا
مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور
مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے
نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی میں
دھوکا ہوا اللہ تعالے نے انہیں مولی علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ کو
خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد
ہے جسمیں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ
مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نکرے اسمیں ہے
اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر
الاجساد وعلم اللہ تعالی بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذلک من المسائل المھمات فمن و
اظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحنہ بالجزئیات
لا یکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لا یکفر
مالم یوجد شیئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ یعنی جان لو کہ
اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا
حشر ہونا اللہ تعالی کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا اور جو ایسے ہی مسائل مہمہ ہیں تو جو تمام عمر
طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالی جزئیات
کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے
کافر نہ کہینگے جب تک اسمیں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو

امام اجلّ سیدی عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں ان غلافیہ (ای فی ھواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لایعتبر خلافہ ووفاقہ ایضًا لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشہود لھا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلمًا لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لایدری انہ کافر یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اسکی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کیلئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اسلئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے ردالمحتار میں ہے لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنیوالا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔ کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالامال ہیں رالغًا خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت وعجز مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بت میں شرع نے مطلقًا حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی

^۱ شرح مواقف میں ہے سجودہ لھا یدل بظاھرہ انہ لیس بمصدق ونحن نحکم بالظاھر فلذا لحکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ دخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لھا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالٰھیۃ بل سجد لھا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاھر اھ ۱۲ منہ